برصغیر کے مصاحف کا رسم الخط
تاریخی و تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی

مدینہ منورہ کی سرکاری وغیر سرکاری لائبریریوں میں برصغیر کے بہت سے مصاحف موجود ہیں، ان میں ہاتھ سے لکھے ہوئے قلمی نسخے بہت ہیں اور مطبوعہ بھی، سب سے زیادہ قلمی اور مطبوعہ نسخے میں نے مسجد نبوی کی اس لائبریری میں دیکھے ہیں جو باب عثمان رضی اللہ عنہ سے داخل ہوتے ہی دائیں طرف واقع ہے جو کہ دو منزلہ ہے، اور یہ صرف قلمی نسخوں اور نایاب مصاحف وکتب کے لیے مختص ہے۔

اسی طرح بہت سے قلمی اور مطبوعہ مصاحف مدینہ منورہ کی سب سے بڑی سرکاری لائبریری مکتبۃ الملک عبدالعزیز میں محفوظ ہیں۔

شاہ فہد قرآن کمپلیکس مدینہ منورہ میں قرآنک ریسرچ سینٹر کی زیر نگرانی عربی میں ایک ضخیم کتاب پر کام ہو رہا ہے جو کہ تقریباً آخری مراحل میں ہے جس کا عنوان ہے (معجم کُتّاب المصحف الشریف) جس میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج تک ہر اس خطاط اور خوشنویس کا نام اور اس کی سوانح عمری درج ہے جس کا کسی بھی کتاب میں ذکر یا تذکرہ آیا ہو، اور اسے کامل قرآن پاک یا اس کے کسی بھی حصے کی کتابت کا شرف حاصل ہوا ہو، ان تمام خوشنویس حضرات کا یہ ایک نادر انسائیکلوپیڈیا ہوگا اور اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ جو مصاحف اس وقت تک محفوظ ہیں خصوصاً مدینہ منورہ میں، چاہے وہ قلمی نسخے ہوں یا مطبوعہ ان میں سے ہر ایک مصحف کے چند صفحات کی رنگین فوٹو کاپی بطور نمونہ اس کتاب میں شامل کی گئی ہے۔

مصاحف کے یہ تمام نمونے بھی میری نظر سے گزرے ہیں اور مسجد نبوی میں محفوظ مصاحف میں سے بیشتر مصاحف کا میں نے اچھی طرح معائنہ اور مطالعہ کیا ہے، خصوصاً وہ مصاحف جن کا تعلق برصغیر (پاک وہند) سے ہے، ان میں بعض مصاحف تو ایسے بھی ہیں جو کتابت کے لحاظ سے کئی سو سال پرانے

ہیں۔

برصغیر میں تیرہویں صدی ہجری (1239) میں یعنی انیسویں صدی عیسوی (1824) میں جب کتابوں اور قرآن پاک کی طباعت کا آغاز ہوا تو چند ہی سال میں 1850 عیسوی تک لکھنو، کانپور، آگرا، دہلی، لاہور، حیدر آباد، دکن، کلکتہ اور دیگر بہت سے شہروں میں قرآن پاک اور اسلامی کتب کی طباعت سرانجام دینے والی کمپنیوں اور مطابع کا ایک جال پھیل گیا، تو اس وقت سے لیکر آج تک جتنی بھی کمپنیوں یا نشریاتی اداروں نے قرآن پاک چھاپے یا چھپوائے ہیں اور اسی طرح وہ قلمی نسخے جن کا میں نے بغور معاینہ اور مطالعہ کیا ہے، برصغیر کے ان تمام مصاحف کا رسم الخط اور اس کا منہج کئی سو سال سے 99% تک ایک جیسا چلا آرہا ہے۔

مسجد نبوی کے اس مذکورہ کتب خانہ میں قرآن پاک کے مطبوعہ اور قدیم بے شمار ایسے نسخے محفوظ ہیں جو حج وعمرہ پر آنے والے مسلمانانِ عالم از راہِ عقیدت حرمِ نبوی میں بطورِ ہدیہ رکھواتے رہے، ایک قرآن پاک کا نسخہ تو ایسا بھی میری نظروں سے گزرا جو برصغیر کے مصاحف کے منہج اور رسم الخط کے بالکل مطابق ہے، مگر اس کی طباعت برصغیر کے بجائے مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں ہوئی ہے، اور ایک ایسا قرآن پاک بھی میری نظروں سے گزرا ہے جو کہ "قرآن مجید د ترجمہ معہ تفسیرِ عزیزی (فارسی) و حسنی (اردو)" کے عنوان سے چھپا ہے اور بین السطور دو ترجموں میں سے ایک فارسی جبکہ دوسرا اردو میں ہے، اور حاشیے میں مختصر قراءاتِ بھی بیان کی گئی ہیں، اور سب سے اہم بات یہ کہ اس کے حاشیے میں رسم الخط کے عنوان کے تحت ان قرآنی کلمات کا رسم الخط بھی فارسی میں درج کیا گیا جن میں علماءِ رسم کا اختلاف ہے، اور اِس مصحف میں اختیار کیے جانے والے رسم کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔

برصغیر کے علماء وقراء کی یہ کاوشیں لائقِ صد تحسین ہیں جو وہ قرآن پاک کی خدمت کے سلسلے میں کرتے چلے آئے ہیں، انہی کوششوں میں سے ایک وہ کوشش بھی ہے جو حضرت مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سرانجام دی ہے، میں نے ہندوستان سے تاج کمپنی کا چھپا ہوا ایک قدیم نسخہ منگوایا ہے جو قرآن مجید مع فتح الحمید کے نام سے 13/6/1935 (بمطابق 11/3/1354 ہجری) میں چھپا ہوا ہے، اس میں عربی متن کے ساتھ ساتھ مولوی فتح محمد جالندہریؒ کا اردو ترجمہ بھی چھاپا گیا ہے، اس کے عربی متن کے بارے میں ناشر لکھتے ہیں:

"خطِ نسخ پیر عبد الحمید صاحب خوشنویس متوطن وزیر آباد کے قلم معجز رقم کا لکھا ہوا ہے، جنہیں اپنے فن میں اعلیٰ دستگاہ حاصل ہے، کتابت کے علاوہ تصحیح بھی خاص اہتمام سے کرائی گئی ہے،

کمپنی کی طرف سے تقریباً ڈیڑھ درجن مصححوں نے اس نسخے کو خاص دقتِ نظر سے پڑھا ہے، آخر میں ہمارے واجب التعظیم بزرگِ دین حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند و دہلی کو نظرِ ثانی کی تکلیف دی گئی ہے، جنہوں نے اپنے ہمراہ چند جید و دقیقہ رس مصححوں کی ایک جماعت لے کر نسخہ ہذا کو تمام و کمال ملاحظہ فرمایا ہے، چنانچہ اس قسم کی احتیاطوں کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید کا یہ عکسی نسخہ اغلاط سے کلیۃً پاک اور بے نظیر صوری و معنوی خوبیوں کا حامل ہے"۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ نے اس کی تصدیق ان مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے:

تصدیق صحتِ متن

از جناب مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، صدر جمعیۃ العلمائے ہند و دہلی

"میں نے تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کی خواہش پر اس قرآن مجید کا متن حرفاً حرفاً پورے غور و امعانِ نظر سے پڑھا، اور جہاں تک انسانی سعی کا تعلق ہے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس مصحفِ مقدس کے متن میں کوئی غلطی نہیں رہی، غلطیوں کی درستی بھی میں نے اپنی نگرانی میں کرادی ہے"۔

11 ربیع الاول 1354ھ

فقیر محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

اور ایسی ہی ایک کوشش شیخ القراء حضرت قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی جب انہوں نے 1956ء (1376ہجری) میں اپنی نگرانی میں " تاج المصاحف " کے نام سے قرآن پاک تیار کرایا، جسکے مقدمے میں اس ایڈیشن کی منفرد خصوصیات ذکر کی گی ہیں، خصوصیت نمبر (4) میں فرماتے ہیں کہ:

"رسم الخط کی درستی میں بھی کافی محنت کی گئی ہے، اور "مقنع" مصنفہ مرکز سند جمیع القراء، مجدد قراءات، حافظ طرق و روایات امام علام دانی رحمۃ اللہ علیہ، اور قصیدہ "رائیہ" مصنفہ حضرت امام القراء شاطبی کی تصریحات کے مطابق اس کو درست کیا گیا، اور چند مقامات ایسے ہیں کہ جہاں ان کتابوں کے موافق رسم الخط بنانے سے تمام مصاحف ہندیہ کی مخالفت لازم آتی تھی، وہاں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب (نور اللہ مرقدہ) شیخ الحدیث والفقہ، مفتی جامعہ خیر المدارس

ملتان کے مشورہ سے تمام مصاحف ہندیہ کے مطابق ہی رہنے دیا گیا..."

اس مذکورہ عبارت سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ ان چند مقامات کے علاوہ باقی تمام کلماتِ قرآنیہ امام دانی کی کتاب "المقنع" اور امام شاطبی کی کتاب "العقیلۃ" کے بالکل مطابق ہیں۔

اور ایسا ہی ایک مصحف حرم نبوی کے کتب خانہ میں میری نظر سے گزرا جسے القرآن اکیڈمی (ممبئی، دہلی، الہند) نے (القرآن الحکیم) (الفی) کے نام سے 15/2/1985ء (بمطابق 21/5/1405ھ) میں چھاپا، اِس قرآن پاک کے ہر صفحے کی ہر سطر الف سے شروع ہوتی ہے اور اس کا رسم الخط وہی مروجہ ہندوستانی رسم الخط ہے جو صدیوں سے چلا آرہا ہے جس کے مصححین میں (18) اٹھارہ علماء وقراء کے نام درج ہیں جن میں سر فہرست حضرت مفتی عبدالرحمٰن (مدرسہ امینیہ، دہلی)، ڈاکٹر اسرار احمد (لاہور) اور حضرت مولانا حکیم محمد اختر (کراچی) ہیں، اور جس پر مہر تصدیق ثبت کرنے والے (13) علماء میں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی، حضرت مولانا محمد منظور نعمانی اور حضرت مولانا ابرار الحق ہردوئی رحمہم اللہ سر فہرست ہیں۔

اس قرآن کے ناشر لکھتے ہیں کہ:

"اس کے ہر کلمہ میں مصحف عثمانی کے رسم الخط کا لحاظ کیا گیا ہے جیسا کہ اس فن کے ائمہ نے اس کی تصریح کی ہے، چنانچہ دانی نے "مقنع" میں، شاطبی نے "عقیلہ" میں اور متاخرین میں سے امام محمد غوث بن ناصر الدین نائطی آرکاٹی نے "نثر المرجان" میں اس کی تصریح کی ہے"۔

ان تمام مصاحف کا رسم الخط چاہے وہ قلمی نسخے ہوں یا مطبوعہ، ہندوستان میں چھپے ہوں، یا پاکستان میں سب ہی کا رسم الخط صدیوں سے تقریباً ایک جیسا چلا آرہا ہے، جس کی مختصراً تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

- وہ قرآنی کلمات جن کے بارے میں امام ابو عمرو الدانی (وفات: 444ھ) اور امام ابو داود ابن نجاح (وفات: 496ھ) کا اتفاق ہے، ان کلمات کے رسم میں ان کی بیان کردہ متفقہ روایات سے سرِ مُو بھی روگردانی نہیں کی گئی۔

- وہ قرآنی کلمات جن میں شیخین (دانی اور ابو داود) کا آپس میں اختلاف ہے، خصوصاً وہ قرآنی کلمات جن میں حذف واثبات کا اختلاف ہے، اس طرح کہ امام دانی ان میں اثباتِ الف کے قائل ہیں، جبکہ امام ابو داود ان میں حذفِ الف کے قائل ہیں، ایسے تمام کلمات میں برصغیر کے تمام مصاحف خواہ وہ قلمی ہوں یا طبع شدہ تمام کے تمام امام دانی کے منہج کے مطابق یعنی اثباتِ الف کے ساتھ لکھے گئے ہیں، جو کہ امام دانی کی روایت اور مذہب کے مطابق چھ مصاحف عثمانیہ میں سے کسی نہ کسی مصحفِ عثمانی کے مطابق ہیں، امام دانی کے منہج کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کا عربی مضمون (حكم الألفات التي سكت عنها الإمام

الداني في كتابه: المقنع، دراسة منهجية) مجلة البحوث والدراسات القرآنية، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف بالمدينة المنورة، شمارہ نمبر 13، یہ عربی مضمون نیٹ پر بھی دستیاب ہے)۔

مثال کے طور پر: جمع مذکر سالم کے وہ الفاظ جو قرآن پاک میں ایک یا دو مرتبہ آئے ہیں ان کلمات کے بارے میں ابن وثیق الاندلسی (وفات: 654ھ) اور دیگر متاخرین نے روایت کی ہے کہ امام دانی اور بہت سے متاخرین ایسے الفاظ میں قلیل الدور ہونے کی وجہ سے اثباتِ الف کے قائل ہیں اور جمع مذکر سالم کے وہ قرآنی کلمات جو تین یا تین سے زیادہ مرتبہ قرآن پاک میں آئے ہیں، ایسے کلمات میں وہ حذفِ الف ہی کے راوی اور قائل ہیں، جبکہ ان کے شاگرد امام ابو داود اس مذکورہ تفریق کے قائل نہیں ہیں، ان کی روایت اور مذہب کے مطابق جمع مذکر سالم کے تمام الفاظ میں الف محذوف ہوگا، خواہ وہ ایک مرتبہ ہی کیوں نہ آیا ہو سوائے ان چند کلمات کے جو اس قاعدے سے مستثنی ہیں (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کا عربی مضمون (رسم مصحف مطبعۃ تاج: دراسۃ نقدیۃ مقارنۃ) جو شاہ فہد قرآن کمپلیکس کی طرف سے شائع ہو چکا ہے، اور جو نیٹ پر بھی دستیاب ہے۔

○ اسی طرح لفظ (برکت) سے مشتق تمام الفاظ میں امام ابو داود کی روایت اور مذہب کے مطابق کہیں الف ثابت ہے تو کہیں محذوف، جبکہ یہ تمام کلمات (مبارکٌ، مبارکًا، تبارک، مبارکۃ وغیرہ) برصغیر کے تمام مصاحف میں امام دانی کی روایت اور مذہب کے مطابق حذف الف کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

(تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کا عربی مضمون (ظواهر الرسم المختلف فيها بين مصاحف المشارقة ومصاحف المغاربة المعاصرة: عرض وتأصيل) مجلة تبيان للدراسات القرانية، الرياض، سعودي عرب، یہ عربی مضمون نیٹ پر بھی دستیاب ہے)۔

○ ان کے برعکس کچھ قرآنی کلمات ایسے بھی ہیں جو امام ابو داود کی روایت اور مذہب کے مطابق عرب ممالک میں اثباتِ الف کے ساتھ لکھے گئے ہیں، جبکہ یہی کلمات امام دانی کی روایت اور مذہب کے مطابق برصغیر کے تمام مصاحف میں حذفِ الف کے ساتھ لکھے گئے ہیں، مثلاً تثنیہ کے تمام کلمات چاہے وہ افعال میں سے ہوں یا اسماء میں سے، ایسے تمام کلمات کا وہ الف جو کلمے کے وسط میں واقع ہوا ہو نہ کہ آخر اور طرف میں جس کی مثال افعال میں یلتقیان اور تجریان کا الف ہے، اور اسماء میں طائفتان اور الجمعان کا الف ہے، ان میں قالا کا الف شامل نہیں، جو کہ اتفاقاً ثابت ہے، کیونکہ وہ کلمے کے آخر میں ہے وسط میں نہیں، ان تمام الفاظ تثنیہ میں وہ الف جو کہ وسط میں ہے طرف اور آخر میں نہیں، برصغیر کے تمام مصاحف میں امام دانی کے مذہب کے مطابق محذوف ہے، جبکہ امام ابو داود ان سب الفاظِ تثنیہ میں اثباتِ

الف کے راوی اور قائل ہیں۔

○ امام دانی کی مشہور زمانہ کتاب (المقنع فی معرفۃ مرسوم مصاحف أہل الأمصار) کو جب امام شاطبی (وفات: 590ھ) نے اپنی مشہور نظم (عقیلۃ أتراب القصائد) میں شعروں کا جامہ پہنایا، تو امام شاطبی نے گنے چنے چند الفاظ میں امام دانی سے اختلاف کرنے کی جسارت کی، ایسے تمام الفاظ میں برصغیر کے تمام مصاحف کا رسم الخط صدیوں سے امام شاطبی کی روایت اور مذہب کے مطابق چلا آرہا ہے، صرف انہی کلمات میں امام دانی کی روایت کو نظرانداز کیا گیا ہے۔

○ مثلا سورہ شوری (آیت/22) میں روضات الجنات کے دونوں لفظ جو کہ جمع مؤنث سالم کے صیغے ہیں، جمع مؤنث سالم کے قاعدے کی رو سے ان دونوں میں الف محذوف ہونا چاہیے، مگر چونکہ امام دانی اور امام ابوداود نے ان دونوں لفظوں کو عام قاعدے سے مستثنیٰ کرتے ہوئے ان میں اثبات الف نقل کیا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ عرب ممالک میں چھپنے والے تمام مصاحف میں مذکورہ بالا دونوں لفظوں میں اثبات الف ہی کو اختیار کیا گیا ہے۔

○ مگر امام شاطبی نے اپنی کتاب (العقیلۃ) میں جمع مؤنث سالم کا قاعدہ بیان کرتے وقت ان دونوں لفظوں کو عام قاعدے سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا اور ان کے ہاں ان دونوں لفظوں کا الف بھی دیگر جمع مؤنث سالم کے الفاظ کی مانند محذوف ہی رہے گا، یہی وجہ ہے کہ برصغیر کے تمام مصاحف میں ان دونوں لفظوں میں الف امام شاطبی کے مذہب کے مطابق محذوف کرتے ہوئے دونوں پر کھڑی زبر ڈالی گئی ہے (ایسی ہی دیگر مثالوں کے لیے ملاحظہ فرمائیے راقم کا عربی مضمون (رسم مصحف مطبعۃ تاج: دراسۃ نقدیۃ مقارنۃ).

○ اسی طرح برصغیر میں مطبوعہ مصاحف کے رسم کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ قرآنی کلمات جن میں مشہور قراء کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے ایسے کلمات کے رسم الخط میں قراء کے اختلاف کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے، اس کی بہت سی مثالیں ہیں جو میں نے اپنے مذکورہ عربی مضمون میں تفصیل سے بیان کی ہیں، یہاں میں صرف دو مثالیں بیان کروں گا۔

○ پہلی مثال ہے لفظ افئدۃ جو کہ قرآن پاک میں (11) مرتبہ آیا ہے، تمام جگہ میں (فاء) کے بعد والا (ہمزہ) بغیر کرسی (یاء کے شوشے) کے لکھا گیا ہے، مگر صرف سورہ ابراہیم آیت 37 افئدۃ من الناس میں برصغیر کے مطبوعہ و مخطوطہ مصاحف میں یاء کے شوشے پر ہمزہ لکھا گیا ہے، اس لیے کہ اس میں ہشام (عن ابن عامر الشامی) کی ایک اور قراءۃ بھی ہے جس میں وہ ہمزہ کے بعد یاء کا اضافہ بھی کرتے ہیں، جبکہ عرب ممالک میں چھپنے والے مصاحف میں اس باریکی کا خیال نہیں رکھا گیا۔

○ دوسری مثال ہے سورہ طہٰ آیت 112 میں فلا یخاف ظلما جسے ابن کثیر مکی (فَلَا یَخَفْ ظُلْمًا) حذفِ الف اور فاء کے سکون کے ساتھ پڑھتے ہیں، عرب ممالک میں چھپنے والے مصاحف میں خاء کے بعد آنے والے الف کو کھڑی زبر کے بجائے بقاعدہ ثابت الف کے ساتھ لکھا گیا ہے، ایسی صورت میں اس رسم سے دوسری قراءۃ کا اخذ کرنا انتہائی مشکل ہے۔

○ جبکہ برصغیر کے تمام مصاحف میں اس فعل کو حذفِ الف کے ساتھ یعنی خاء کو فاء کے ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے، اور پھر خاء پر کھڑی زبر ڈال دی گئی ہے، اس کھڑی زبر کو زبر میں تبدیل کر دینے سے ابن کثیر کی قراءۃ (فَلَا یَخَفْ ظُلْمًا) بن جائے گی (ایسی ہی دیگر مثالوں کی تفصیل کے لیے مذکورہ عربی مضمون ملاحظہ ہو)۔

○ یہ منہج برصغیر کے مصاحف میں اس لیے اختیار کیا گیا ہے کہ علماء قراءات کے نزدیک ان قرآنی قراءات کے ثبوت کی تین بنیادی شرطوں میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ قرآنی قراءات مصحف کے رسم الخط کی مخالف نہ ہوں۔

○ برصغیر کے مصاحف میں کچھ کلمات ایسے بھی ہیں جو کہ انتہائی محدود ہیں جن میں امام دانی اور امام شاطبی دونوں کی روایت ومذہب کے بجائے کسی اور عالم کی روایت اور مذہب کو اختیار کیا گیا ہے، اس کی مثالیں میں نے اپنے مذکورہ عربی مضمون میں تفصیل سے بیان کی ہیں، یہاں میں صرف ایک مثال بیان کرنے پر اکتفا کروں گا، اور وہ ہے لفظ (الکافر) جو کہ قرآن پاک میں پانچ مرتبہ آیا ہے، اس میں کاف کے بعد والا الف امام دانی اور امام شاطبی، بلکہ بیشتر علماءِ رسم کے نزدیک ثابت ہے، مگر برصغیر کے مطبوعہ مصاحف میں ان میں سے چار جگہ الف ثابت ہے، صرف سورۂ نبأ کے آخر میں ویقول الکٰفر یٰلیتنی کنت ترابا میں کاف کے بعد والا الف محذوف ہے اور یہ مذہب امام ابواسحاق التجیبی سے منقول ہے جو کہ آٹھویں صدی کے مشہور علماءِ رسم میں سے ہیں۔

○ انجمن حمایتِ اسلام کی طرف سے استاذ ظفر اقبال سیالکوٹیؒ کی نگرانی میں چھپنے والے مصحف کا بھی یہی مذکورہ بالا منہج ہے جو برصغیر کے مصاحف کا ہے ماسوائے ان چند کلمات کے جو استاذ ظفر اقبال صاحبؒ نے مصری مصحف سے لیے ہیں، کیونکہ استاذ ظفر اقبال سیالکوٹی صاحب نے مذکورہ مصحف کے مقدمہ میں رسم الخط کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ:

○ محمد مصطفیٰ خان صاحب نے 1267ھ میں ایک نسخہ قرآن نہایت احتیاط سے طبع کرا کر شائع کیا، مولوی محبوب الٰہی صاحب کے زیر اہتمام 1283ھ میں کلام پاک کا ایک نہایت قابلِ

قدر نسخہ شائع ہوا، جس کے فرائض کتابت منشی اشرف علی صاحب نے ادا کیے اور جس میں رسم الخط قرآن کے متعلق نہایت مفید و مستند تعلیقات ہیں، انجمن کے عکسی قرآن مجید میں تعیینِ رسم الخط کے لیے ان دونوں نسخوں سے معتد بہ مدد لی گئی ہے، بعض مشکلات کے لیے مصحفِ حکومت مصر کی طرف بھی رجوع کرنا پڑا۔

مذکورہ عبارت میں اس بات کی طرف نشاندہی کی گئی ہے کہ مصحف انجمن حمایتِ اسلام بر صغیر کے مستند مصاحف کے مطابق ہے، لیکن بعض مشکلات کے حل کے لیے حکومتِ مصر کے مطبوعہ مصحف سے بھی مدد لی گئی ہے، علماء حضرات جانتے ہیں کہ مصری مصحف بیشتر قرآنی کلمات میں امام ابو داود کی روایت اور مذہب کے مطابق ہے، جبکہ بر صغیر کے مصاحف امام دانی اور امام شاطبی کی روایت اور مذہب کے مطابق ہیں، اس لیے اگر ہم مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی زیرِ نگرانی چھپنے والے مصحف کا اس مصحف سے موازنہ کریں جو استاذ ظفر اقبال سیالکوٹی کی زیرِ نگرانی انجمن حمایتِ اسلام نے چھاپا ہے تو ہمیں کچھ کلمات میں اختلاف ضرور نظر آئے گا، گو وہ اختلافی کلماتِ رسم عثمانی کے تو مطابق ہی ہیں، مگر دانی اور شاطبی کے منہج کے مطابق نہیں ہیں۔

مثال کے طور پر لفظ (جَاهَدَ) فعل ماضی کے الفاظ قرآن مجید میں (15) مرتبہ آئے ہیں، ان سب میں جیم کے بعد والا الف امام دانی اور امام شاطبی کے ہاں ثابت جبکہ امام ابو داود کے ہاں محذوف ہے، اب یہ تمام الفاظ مفتی صاحب والے مصحف میں امام دانی کے منہج کے مطابق اثبات الف کے ساتھ لکھے گئے ہیں، جبکہ مصحف انجمن حمایتِ اسلام میں صرف چار جگہ سورہ عنکبوت اور سورہ لقمان میں الف ثابت ہے، باقی تمام جگہوں میں مصحف مصری کے مطابق الف محذوف ہے۔

اسی طرح جمع مذکر سالم کے وہ الفاظ جن میں امام دانی قلیل الدور ہونے کی وجہ سے اثبات الف کے قائل ہیں، مفتی صاحب والے مصحف میں ان میں سے بیشتر اثباتِ الف ہی کے ساتھ ہیں، مگر مصحف انجمن حمایتِ اسلام اور اس کے مطابق چھپنے والے پاکستانی مصاحف میں دانی کے مذکورہ مذہب کی مکمل پابندی نہیں کی گئی، بلکہ کہیں دانی کے مذہب کے مطابق ثابت ہیں، تو کہیں مصحف مصری کے مطابق محذوف ہیں، اس کی تفصیل میرے سابقہ عربی مضمون میں ملاحظہ فرمالیجیے۔

کچھ ایسا لگتا ہے کہ استاذ ظفر اقبال سیالکوٹی صاحب کو مصحف مصری پر اعتبار کسی حد تک زیادہ تھا بنسبت بر صغیر کے مصاحف کے، یہی وجہ ہے کہ کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد انہوں نے ایک نیا مصحف تیار کیا، جس میں بر صغیر کے مصاحف کے برعکس مکمل رسم الخط مصحف مصری کے مطابق اختیار کیا گیا، اور اس کے

ضبط میں بھی کچھ ایسی اصطلاحات کا اضافہ کیا گیا، جو کہ قاری قرآن کو تجویدی مسائل تفخیم وترقیق کی طرف متنبہ کرتی ہیں، اس مصحف کو پاکستان کی بعض مشہور کمپنیوں نے نئی چیز سمجھ کر چھاپ تو دیا، مگر ان کے چھاپے ہوئے اس مصحف کو برصغیر کے مشہور اور امام دانی کے اختیار کردہ رسم الخط کی مخالفت کی وجہ سے عوام وخواص میں وہ پذیرائی نہ مل سکی جس کی چھاپنے والوں کو امید یا توقع تھی، اور ایسی ہی کوشش حال ہی میں کچھ دیگر کمپنیوں کی طرف سے چھپنے والے مصاحف میں کی گئی ہے۔

حالانکہ اس متعارف اور مروجہ رسم الخط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے، جو کہ صدیوں سے برصغیر میں چلا آرہا ہے، اور اس پر علماء برصغیر کا اتفاق ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں جن میں حضرت مفتی محمد کفایت اللہؒ، حضرت مولانا ابوالحسن ندویؒ، حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ، حضرت مفتی عبدالرحمنؒ، اور دیگر علماءِ کرام ہیں جن کے نام پہلے گزر چکے ہیں۔

جاری وساری اور جائز معمول بہ عرف کا شریعت میں اس قدر اعتبار ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عرفی مصلحت کی خاطر خانہ کعبہ کو شہید کرکے از سر نو قواعدِ ابراہیمی پر استوار کرنے کا ارادہ ترک فرمادیا تھا، آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا:

يَا عَائِشَةُ، لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِشِرْكٍ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: بَابًا شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ

(الحدیث متفق علیہ)

اس حدیث کے منشا اور مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے میں اُن حضرات سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں جو برصغیر کے مصاحف کا رسم الخط بدلنا چاہتے ہیں یا بدلنے کا فیصلہ کرچکے ہیں. کیونکہ اگر وہ رسم اس لیے بدلنا چاہتے ہیں کہ مروجہ رسم الخط غلط اور علماء رسم کے بیان کردہ قواعد کے مخالف ہے تو یہ سراسر ناانصافی اور زیادتی ہے. بلکہ ایک مسلمہ حقیقت کا انکار ہے جسے ہزار سال پہلے امام دانی (وفات: 444ھ) نے اپنی شہرہ آفاق کتاب (المقنع) میں روایت کیا ہے، اور اکابرین علماء وقراء کی مخلصانہ کوششوں اور کاوشوں کی ناقدری کے بھی مترادف ہے۔

اور اگر وہ اس لیے بدلنا چاہتے ہیں کہ امام ابوداود کا مذہب ان کی نظر میں امام دانی کے مذہب سے افضل واحسن ہے تو بھی انہیں یہ ارادہ مذکورہ حدیث شریف کی روشنی میں ترک کردینا چاہیے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کو شہید کرکے از سر نو قواعدِ ابراہیمی پر استوار کرنے کا ارادہ محض اس لیے ترک فرمادیا تھا کہ اس افضل کام کرنے سے ایک متوقع فتنے کا اندیشہ ہے، وہ یہ کہ نو مسلم قریش مکہ خانہ

کعبہ کو شہید ہوتے دیکھ کر کہیں اسلام ہی سے متنفر نہ ہو جائیں۔

اسی مصلحت کے پیشِ نظر برصغیر میں قرآن پاک کے رسم الخط کو متنازع نہ بنایا جائے مبادا کہ قرآن ہی عوام الناس میں متنازع بن جائے اور برصغیر (پاک وہند) کے وزارتِ مذہبی امور کے ذمہ داران سے بھی میری یہی التجا ہے کہ ہمارے ہاں مصاحف کا رسم الخط جو صدیوں سے چلا آرہا ہے اسے تبدیل کرنے کے کسی بھی فیصلے سے گریز کیا جائے، کیونکہ برصغیر کے یہ مطبوعہ قرآن پاک دنیا کے کونے کونے تک پھیلے ہوئے ہیں، اور ان مصاحف سے استفادہ کرنے والے مسلمانوں کی تعداد اربوں میں نہیں تو کروڑوں میں ضرور ہے، ان سب مسلمانوں کو موجودہ رسم تبدیل کرکے ششش وپنج میں مبتلا نہ کیا جائے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

سیرت کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟

یہ بھی ایک اہم سوال ہے کہ سیرت کا مطالعہ کس طرح کیا جائے؟ —— رسول اللہ صلی اللہ کی سیرت کے دو حصے ہیں، ایک حصہ تو آپ کے فضائل ومناقب کا ہے، یہ تو بے شمار ہیں، اور بقول شاعر: ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر!'' یعنی حاصل یہ ہے کہ خدا کے بعد آپ کی ذات سب سے بزرگ وبرتر ذات ہے، عام طور پر ہمارے یہاں سیرت کے جلسے اسی موضوع کے لئے مخصوص ہوگئے ہیں، مجھے اس کی اہمیت سے انکار نہیں، لیکن مطالعہ سیرت کے لئے صرف اسی ایک پہلو کو کافی سمجھنا صحیح نہیں —— سیرت کے مطالعہ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ کی سیرت کو اپنی عملی زندگی کے لئے آئینہ بنایا جائے اور اس کو سامنے رکھ کر انسان اپنی اصلاح کرے اور اپنے اعمال واخلاق کو سنوارے۔

عبادات اور شرعی احکام کے معاملہ میں تو ہم سنت نبوی کی طرف رجوع کرتے ہی ہیں، لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اجتماعی زندگی، سیاسی حکمت عملی اور دوسری اقوام کے ساتھ سلوک وتعلق کے معاملہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کو ہم اپنے سامنے رکھیں، ہم دیکھیں کہ کہاں مسلمانوں کے حالات مکی زندگی کے سے ہیں، اور وہاں ہمارا رویہ کیا ہونا چاہئے؟ کہاں ہمارے حالات مدنی زندگی اور صلح حدیبیہ سے پہلے کے سے ہیں؟ اور وہاں ہمارے لئے اسوۂ نبوی کیا ہے؟ کس مرحلہ پر ہمیں صلح حدیبیہ کی ضرورت ہے؟ اور کہاں جرأت فرزانہ درکار ہے؟

(پیام سیرت، مولانا خالد رحمانی)